طالب ہاشمی باسمہ سبحانہٗ

حضرت عبادؓ بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ

(۱)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں استراحت فرما تھے۔ پچھلی شب کو آپؐ تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے تو آپؐ کے سمعِ مبارک میں اپنے ایک جاں نثار کے ذکرِ الٰہی کی آواز پڑی۔ آپؐ ان کی شب بیداری اور شغفِ عبادت سے بہت مسرور ہوئے اور فرمایا "اللہ تعالیٰ ان کو بخشش سے نوازے۔"
یہ صاحبِ رسول جن کی شب بیداری نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرور کیا اور لسانِ رسالت سے جن کی مغفرت چاہی گئی۔ حضرت عبادؓ بن بشر انصاری تھے۔

(۲)

سیدنا حضرت عبادؓ بن بشر کا شمار اکابر صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ ان کی کنیت ابو رافع بھی تھی اور ابو بشر بھی۔ وہ قبیلہ اوس کے خاندان عبدالاشہل کے چشم و چراغ تھے۔ نسب نامہ یہ ہے۔

عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل۔ ۱۲ سنہ بعثت میں حضرت مُصعب بن عمیر اسلام کے مبلغِ اوّل کی حیثیت سے مدینہ آئے تو ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اوس و خزرج کے بہت سے گھرانوں میں اسلام کا چرچا پھیل گیا۔ ان میں بنو عبدالاشہل کے گھرانے بھی تھے۔ جس دن اس قبیلے کے سردار حضرت سعدؓ بن معاذ نے اسلام قبول کیا اسی دن سارے اہلِ قبیلہ ان کی پیروی میں شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہو گئے۔ حضرت عبادؓ بن بشر بھی ان میں شامل تھے۔
رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو حضرت عبادؓ بن بشر کو گویا دونوں جہانوں کی نعمتیں مل گئیں۔ اپنے وقت کا بیشتر حصہ بارگاہِ رسالت میں گزارتے تھے اور مقدور بھر فیضانِ نبوی سے بہرہ یاب ہونے کی کوشش

کرتے تھے۔ حضورؐ سے اپنی عقیدت، محبت اور تحصیلِ علم کے شوق کی بدولت بہت جلد ان کو بارگاہِ نبوت میں درجۂ تقرب حاصل ہوگیا۔ ہجرت کے چند ماہ بعد حضورؐ نے مہاجرین اور انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی تو حضرت عبادؓ کو حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ کا دینی بھائی بنایا۔ غزوات کا آغاز ہوا تو حضرت عبادؓ بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات ومشاہد میں بڑے ذوق وشوق سے شریک ہوئے اور ہر معرکے میں اپنی شجاعت اور سرفروشی کے جوہر دکھائے۔

امام بخاریؒ، ابنِ سعدؒ اور کئی دوسرے اہلِ سیر نے لکھا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد مدینہ کے ایک با اثر یہودی کعب بن اشرف نے مسلمانوں کے خلاف دریدہ دہنی کو اپنا وتیرہ بنا لیا۔ وہ ایک چرب زبان شاعر تھا اپنے اشعار میں نہ صرف سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا بلکہ کفار کو اہلِ حق کے خلاف ابھارتا بھی تھا۔ اسی جوش میں مکہ پہنچا اور اپنے اشتعال انگیز اشعار سے قریش میں انتقام کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا۔ پھر مدینہ واپس آکر اپنی سرگرمیاں پہلے سے بھی تیز کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی فتنہ انگیزی کا علم ہوا تو آپ نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ اس فتنے کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ انصاری نے حضرت عبادؓ بن بشر اور کچھ دوسرے جانبازوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب بن اشرف کے گھر جا کر اس کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا۔ حافظ ابنِ عبدالبرؒ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عبادؓ نے چند اشعار کہے جس میں اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسلام کے ایک بڑے دشمن کو ختم کرنے کی توفیق دی۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عبادؓ بن بشر شعر وشاعری میں بھی درک رکھتے تھے۔

(۳)

غزوۂ احزاب (۵ھ) میں سارے عرب کے دشمنانِ اسلام ایکا کر کے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے اور خود شہر کے اندر یہودِ بنی قریظہ نے غداری پر کمر باندھی تھی۔ یہ بڑا پُر آشوب زمانہ تھا اور صحابہ کرامؓ کو ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی تھی کہ کہیں کسی دشمنِ اسلام کے ہاتھ سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمِ زخم نہ پہنچ جائے۔ ابنِ سعدؒ کا بیان ہے کہ اس زمانے میں حضرت عبادؓ بن بشر چند دوسرے انصاری صحابہ کے ساتھ

ہر رات حضورؐ کی قیام گاہ پر پہرہ دیتے تھے۔

ذیقعدہ ۶ھ میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو جاں نثاروں کے ہمراہ بیت اللہ کی زیارت و طواف کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ قریش کو اطلاع ملی تو انھوں نے اہلِ حق کی مزاحمت کا ارادہ کر لیا اور خالد بن ولید کو دو سو سوار دے کر مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لیے آگے بھیجا۔ حضرت عبادؓ بن بشر نے بیس جانبازوں کے ساتھ اس دستے کا سامنا کیا اور اس کی پیش قدمی میں حائل ہو گئے۔ اس اثناء میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل کر حدیبیہ کے مقام پر آ اترپڑے اور قریش کو پیغام بھیجا کہ ہم صرف عمرہ کرنے آئے ہیں لڑنا مقصود نہیں اس لیے مناسب یہ ہوگا کہ اہلِ مکہ اور مسلمان تھوڑی مدت کے لیے آپس میں صلح کا معاہدہ کر لیں۔ لیکن قریش مزاحمت پر تلے رہے یہاں تک کہ حضورؐ نے حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو صلح کی ترغیب دینے کے لیے قریش کے پاس بھیجا۔ قریش نے انھیں مکہ میں روک لیا اس سے مسلمانوں میں سخت تشویش پیدا ہوئی اور جب کسی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ حضرت عثمانؓ کو قریش نے شہید کر ڈالا تو مسلمان جوشِ غضب سے بے قرار ہو گئے۔ اسی موقع پر بیعتِ رضوان کا عظیم واقعہ پیش آیا جس میں چودہ سو صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کے دستِ مبارک پر لڑنے مرنے اور حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے راہِ حق کے ان جانبازوں کو کھلے لفظوں میں اپنی خوشنودی اور جنت کی بشارت دی۔ ان خوش نصیب جوانمردوں میں حضرت عبادؓ بن بشر بھی شامل تھے۔

۸ھ میں حضرت عبادؓ کو ان دس ہزار نفوسِ قدسی میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا جو فتح مکہ کے موقع پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔ اس کے بعد انھوں نے حنین اور طائف کے معرکوں میں دادِ شجاعت دی۔ ابنِ سعدؒ کا بیان ہے کہ غزوۂ طائف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبادؓ بن بشر کو بنو سُلَیم اور بنو مزینہ سے صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا۔ یہ خدمت انجام دے کر واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کام کے لیے انھیں بنو مصطلق میں بھیجا۔ وہاں انھوں نے دس روز قیام کیا اس دوران میں صدقات بھی وصول کیے اور لوگوں کو قرآنِ حکیم اور احکامِ شریعت کی تعلیم بھی دی۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبادؓ بن بشر، حضرت اُسیدؓ بن حُضیر کے ہمراہ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کی اقتدا میں عشاء کی نماز پڑھی کافی دیر کے بعد اپنے گھروں کی طرف لوٹے۔ رات بہت تاریک تھی۔ دونوں کے ہاتھ میں عصا تھا۔ جب حضورؐ سے رخصت ہوئے تو ایک کا عصا روشن ہوگیا۔ اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو دونوں کے عصا روشن ہوگئے۔ اہلِ سیَر کا بیان ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور ان دونوں بزرگوں کی کرامت۔

غزوہ ذات الرقاع (۴ھ ہجری) کے ایام کا واقعہ ہے کہ حضرت عبادؓ بن بشر اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ رات کو حضورؐ کی قیام گاہ کے پہرے پر مامور تھے۔ دونوں نے آپس میں طے کیا کہ ایک رات کے نصفِ اوّل میں بیدار رہے اور دوسرا نصف آخر میں۔ نصف اوّل کی باری حضرت عبادؓ کے حصے میں آئی اور انھوں نے نماز کی نیت باندھ کر سورہ کہف کی تلاوت شروع کی اور حضرت عمارؓ سو گئے۔ اتنے میں کسی کافر نے حضرت عباد بن بشر کے تیر مارا، جس سے خون کا فوارہ چھوٹ گیا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو تیر اور لگے۔ لیکن انھوں نے نماز نہیں چھوڑی۔ مگر جب خون زیادہ ہی بہنے لگا تو انھوں نے سلام پھیر کر حضرت عمارؓ کو جگایا۔ حضرت عمارؓ نے کہا خدا کے بندے! تم نے مجھے پہلے تیر پر ہی جگا دیا ہوتا۔ حضرت عبادؓ بولے، میں نے سورہ کہف شروع کر رکھی تھی۔ جی نہ چاہا کہ اسے موقوف کر دوں۔

۹ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا اس زمانے میں سخت خشک سالی اور شدت کی گرمی تھی اس کے باوجود تیس ہزار جاں بازوں نے حضورؐ کی ہم رکابی کی سعادت حاصل کی اور نہایت خندہ پیشانی سے بھوک پیاس گرمی اور طویل دشوار گزار سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اللہ کے ان پاکباز بندوں میں حضرت عبادؓ بن بشر بھی شامل تھے۔ حضورؐ کو ان پر اس قدر اعتماد تھا کہ انھیں تمام پہرہ داروں کا افسر مقرر فرما دیا تھا۔ چنانچہ وہ رات کو تمام لشکر کے گرد گشت لگا کر اس کی حفاظت کرتے تھے۔

(۴)

۱۱ھ میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو فتنۂ ارتداد اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کی وجہ سے نوزائیدہ مملکتِ اسلامیہ سخت مشکلات میں پھنس گئی لیکن اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بے مثال عزم و ہمت سے کام لیا اور مرتدین کے سامنے جھکنے یا انھیں کسی قسم کی رعایت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ انھوں نے مرتدین کا قلع قمع کرنے کے لیے گیارہ لشکر مرتب کیے اور مختلف اطراف میں مناسب ہدایات دے کر روانہ کیا۔ مجاہدینِ اسلام نے تھوڑے ہی عرصہ میں مرتدین کے کس بل نکال دیئے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ خونریز

لڑائی مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی۔ لشکرِ اسلام میں حضرت عبادؓ بن بشر بھی شامل تھے۔ وہ مرتدین کے خلاف سر ہتھیلی پر رکھ کر لڑے اور کشتوں کے پشتے لگا دیے۔ آخر بہت سے مرتدین نے انھیں گھیر لیا اور ان پر تیروں، تلواروں اور برچھیوں کا مینہ برسا دیا، عبادؓ نے آخری دم تک تلوار ہاتھ سے نہ چھوڑی اور مردانہ وار لڑتے ہوئے جامِ شہادت پی کر خلدِ بریں میں پہنچ گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۵ برس کی تھی۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ حضرت عبادؓ کو روایتِ حدیث کا موقع نہیں ملا اس لیے ان سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔ ان کی جلالتِ قدر کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ انھیں انصار کے تین بہترین آدمیوں میں سے ایک قرار دیتی تھیں۔ دوسرے دو حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت اُسیدؓ بن حُضَیر تھے۔

حضرت عبادؓ بن بشر کے صحیفۂ حیات میں سبقت فی الاسلام، اخلاص فی الدین، جذبۂ فدویت، حُبِّ رسول، دیانت و امانت، شوقِ جہاد اور شغفِ عبادت سب سے نمایاں ابواب ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ لوگوں کو قرآن اور شریعت کی تعلیم دینا، رات رات بھر جاگ کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمانوں کی حفاظت کرنا یا عبادتِ الٰہی میں مشغول رہنا اور پھروں کو شریکِ جہاد ہونا ان کے ایسے اوصاف ہیں جن میں بہت کم لوگ ان کے شریک و سہیم ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ترجمان کے زرِ سالانہ میں اضافہ

قارئین سے پیشگی معذرت کے ساتھ گزارش ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر پرچے کے جملہ اخراجات کے نرخ بڑھ گئے ہیں۔ اس لیے ہم مجبوراً ترجمان کے زرِ سالانہ میں اضافہ کر رہے ہیں۔

چنانچہ اب فی پرچہ اور زرِ سالانہ کا حساب مندرجہ ذیل ہوگا۔

فی پرچہ:- ۲/ روپے　　　زرِ سالانہ:- ۲۰/ روپے

مینیجر ماہنامہ ترجمان الحدیث

مرکزی دفتر تحریک اہلحدیث ۔ چوک چوبرجی بہاولپور روڈ، لاہور